مولای صل وسلم دائما ابدا علی حبیبک خیر الخلق کلہم

درسِ حدیث

استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا سید حامد میاں رحمہ اللہ کے زیرِ اہتمام ہر اتوار کو نمازِ مغرب کے بعد جامعہ مدنیہ میں "مجلسِ ذکر" منعقد ہوتی تھی۔ ذکر سے فارغ ہو کر حضرت رحمہ اللہ حدیث شریف کا درس بھی دیا کرتے تھے۔ ذکر و بیان کی یہ مبارک اور رُوح پرور محفل کس قدر جاذب و پُرکشش ہوتی تھی الفاظ اس کی تعبیر سے قاصر ہیں۔

محترم الحاج محمود احمد عارف کی خواہش و فرمائش پر عزیز بھائی شاہد صاحب سلمہٗ نے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کے بہت سے دروس ٹیپ ریکارڈر کے ذریعہ محفوظ کر لیے تھے اور پھر دروس والی تمام کیسٹیں اُنھوں نے مولانا سید محمود میاں صاحب کو عطا کر دیں۔

ہماری دُعا ہے کہ جن کی مہربانی، توجہ اور سعی سے یہ انمول علمی جواہر ریزے ہمارے ہاتھ لگے، حق تعالیٰ اُن سب کو بیش از بیش اجر سے نوازے۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ یہ قیمتی لؤلؤ لالا "انوارِ مدینہ" کے ذریعہ حضرت رحمہ اللہ کے مریدین و احباب تک قسط وار پہنچاتے رہیں گے۔

واضح رہے کہ حضرت کے خلفِ اکبر اور جانشین حضرت مولانا سید رشید میاں صاحب کے زیرِ اہتمام ذکر و درس کا یہ سلسلہ بفضلہ تعالیٰ اَب بھی جاری ہے۔

ہنوز آں ابرِ رحمت دُرفشاں است ۔۔۔ خم و خمخانہ با مہر و نشان است

کیسٹ نمبر ۷ سائڈ اے - ۲۶ - ۲ - ۱۹۸۲ء

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر خلقہ سیدنا و مولانا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

اَمّا بعد!

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ جَاءَ الْاَسْلَمِیُّ اِلٰی نَبِیِّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَشَهِدَ عَلٰی نَفْسِهٖ اَنَّهٗ اَصَابَ امْرَاَةً حَرَامًا اَرْبَعَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذٰلِكَ یُعْرِضُ عَنْهُ فَاَقْبَلَ فِی الْخَامِسَةِ فَقَالَ اَنِكْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ حَتّٰی غَابَ ذٰلِكَ مِنْكَ فِیْ ذٰلِكَ مِنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ كَمَا یَغِیْبُ الْمِرْوَدُ فِی الْمُكْحُلَةِ وَالرِّشَاءُ فِی الْبِئْرِ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَدْرِیْ مَا الزِّنَا؟ قَالَ نَعَمْ اَتَیْتُ مِنْهَا حَرَامًا مَا یَاْتِی الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِهٖ حَلَالًا قَالَ فَمَا تُرِیْدُ بِهٰذَا الْقَوْلِ قَالَ اُرِیْدُ اَنْ تُطَهِّرَنِیْ فَاَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ فَسَمِعَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَیْنِ مِنْ اَصْحَابِهٖ یَقُوْلُ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ اُنْظُرْ اِلٰی هٰذَا الَّذِیْ

سَتَرَاللّٰهُ عَلَيْهِ فَلَمْ تَدَعْهُ نَفْسُهُ حَتّٰى رُجِمَ رَجْمَ الْكَلْبِ فَسَكَتَ عَنْهُمَا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً حَتّٰى مَرَّ بِجِيْفَةِ حِمَارٍ شَائِلٍ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ اَيْنَ فُلَانٌ وَّ فُلَانٌ فَقَالَ نَحْنُ ذَانِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَنْزِلَا فَكُلَا مِنْ جِيْفَةِ هٰذَا الْحِمَارِ فَقَالَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَنْ يَّاكُلُ مِنْ هٰذَا قَالَ فَمَا نِلْتُمَا مِنْ عِرْضِ اَخِيْكُمَا اٰنِفًا اَشَدُّ مِنْ اَكْلٍ مِّنْهُ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّهُ الْاٰنَ لَفِيْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ يَنْغَمِسُ فِيْهَا[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ماعز اسلمیؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے بارہ میں چار بار یعنی چار مجلسوں میں یہ گواہی دی کہ انہوں نے ایک عورت کیساتھ بطریق زنا جماع کیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر بار اپنا رُخ پھیر لیتے تھے۔ پھر پانچویں بار ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ کیا تم نے اس عورت کے ساتھ صحبت کی ہے؟ انہوں نے کہا، ہاں۔ آپؐ نے فرمایا کیا تم نے اس طرح صحبت کی کہ وہ اس میں غائب ہو گیا؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہاں۔ آپ نے فرمایا کیا اسطرح جسطرح سلائی سرمہ دانی میں اور رسی کنوئیں کے اندر غائب ہو جاتی ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہاں۔ آپؐ نے فرمایا تم جانتے ہو زنا کس کو کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہاں میں نے اس عورت کے ساتھ حرام طور پر وہ کام کیا ہے جو ایک مرد اپنی بیوی کے ساتھ حلال طور پر کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا (اچھا یہ بتلاؤ) یہ جو کچھ تم نے کیا ہے اس سے تمہارا مقصد کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ (مجھ پر حد جاری فرما کر) مجھ کو (اس گناہ سے) پاک کر دیجئے، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سنگسار کرنے کا حکم جاری فرمایا اور ان کو سنگسار کر دیا گیا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ میں سے دو آدمیوں کو یہ گفتگو کرتے ہوئے سنا کہ اُن میں سے ایک اپنے ساتھی سے یہ کہہ رہا تھا کہ "اس شخص کو دیکھو اللہ تعالیٰ نے اس کی پردہ پوشی کی تھی، لیکن اس کے نفس نے اس کو (اپنے اقرار گناہ سے) باز نہ رکھا یہاں تک کہ وہ ایک کتے کی مانند سنگسار کیا گیا۔" آپ نے (یہ سن کر اس وقت تو) ان دونوں سے کچھ نہیں کہا، البتہ کچھ دیر تک چلنے کے بعد ایک مرے ہوئے گدھے کے قریب سے

---

[1] مشکوٰۃ ص ۳۱۰

گزرے، جس کے پاؤں اوپر اٹھے ہوئے تھے، تو آپؐ نے پوچھا کہ فلاں فلاں (یعنی وہ دونوں) شخص کہاں ہیں (جنہوں نے ماعزؓ کی اس وجہ سے تحقیر کی تھی کہ ان کو سنگسار کیا گیا تھا) انھوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم دونوں حاضر ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم دونوں اترو اور اس گدھے کا مردار گوشت کھاؤ۔ انہوں نے (بڑی حیرت کے ساتھ) عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا گوشت کون کھا سکتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا، تم نے ابھی اپنے بھائی کی جو آبروریزی کی ہے وہ اس گدھے کا گوشت کھانے سے بھی زیادہ سخت (بری بات) ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، بلاشبہ وہ (یعنی ماعزؓ) جنت میں غوطہ لگا رہا ہے۔"

ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے ایک گناہ ہوگیا اور وہ گناہ ایسا تھا کہ اس پر حد لازم آتی تھی ۔۔۔ وہ حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کیا کہ مجھ سے یہ گناہ ہوگیا ہے) آپؐ نے فرمایا کہ تمہارا منشا کیا ہے، جب ان کا اصرار ہوا سب ہی چیزیں ہوئیں اور خود اپنے اقرار سے ہوئیں۔ کوئی گواہ بھی نہیں۔ ایسی صورت میں حکم یہ ہے کہ بندہ خدا سے استغفار کرے، یہ بھی کافی ہے، لیکن ان کی طبیعت مطمئن نہ ہوئی جب تک مجھے میرے گناہ کی سزا نہ مل جائے میں پاک نہیں ہوں گا۔ یہ ذہن میں ان کے رہا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر انہیں سزا دے دی اور سزا سنگساری کی دی ہے۔

آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے کہ دو آدمیوں کی گفتگو آپ کے سامنے آئی۔ ایک کہہ رہا تھا کہ دیکھو اس آدمی کے اوپر اللہ نے پردہ رکھا اور اس نے جو جرم کیا اس کا پتہ کسی کو نہیں تھا، لیکن اس کے مزاج کو دیکھو کہ اس کے نفس نے، مزاج نے خود اسے مجبور کیا حتیٰ کہ وہ ۔۔۔ ایسے سنگسار کیا گیا جیسے کتے کو کیا جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ تھے یہ لوگ۔ گفتگو کر رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی طرف تشریف لے چلے یا لے جا رہے تھے۔ راستے ہی میں اِدھر اُدھر سے یہ آواز پڑی تو آپ نے کچھ نہیں کہا انہیں اور تھوڑے چلنے کے بعد ایک گدھا آگیا۔ مردار پڑا تھا۔ اور وہ ایسے تھا کہ پھول چکا تھا۔ اس کے پاؤں بھی جیسے پھولنے کی وجہ سے الگ الگ ہو جاتے ہیں، ٹانگیں ایسے الگ الگ ہوگئیں تھیں۔ وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ فلاں اور فلاں کہاں ہیں۔ ان کے نام لیے ان دونوں نے کہا کہ ہم موجود ہیں۔ ارشاد فرمایا تم اترو اور اتر کے یہ جو گدھا ہے اس میں سے کھاؤ، کچھ اس کا گوشت کھاؤ اور گدھا جو تھا وہ جس حال میں تھا وہ بھی پتہ ہے سڑ چکا تھا پھول چکا تھا۔ انہوں نے عرض کیا کہ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ مَنْ یَاکُلُ مِنْ ھٰذَا؟ اس میں سے کون کھا سکتا ہے؟ قَالَ فَمَا

نِلْتُمَا مِنْ عِرْضِ اَخِیْکُمَا اٰنِفًا اَشَدُّ مِنْ اَکْلٍ مِّنْہُ ۔ جو تم نے ابھی ابھی کہا ہے وہ اس کے کھانے سے زیادہ بڑا گناہ ہے ۔ زیادہ بڑی چیز ہے ۔ تم نے محسوس نہیں کی تمہیں پتہ نہیں چلا لیکن خدا کے یہاں جو اس عالم میں اثر مرتب ہوا ہے وہ یہ ہے کہ اس سے یہ بہتر ہے کہ آدمی یہاں کھالے ۔ اگر یہ سزا دی جائے کسی کو کہ یہ کھالے تو یہ خفی ہوگی بہ نسبت اس کے کہ جو وہاں اسے دی جائے گی اور ارشاد فرمایا آپ نے وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّہُ الْاٰنَ لَفِیْ اَنْہَارِ الْجَنَّۃِ یَنْغَمِسُ فِیْھَا ۔ قسم کھا کر ارشاد فرمایا ۔ قسم اس ذات کی کہ جس کے قبضے میں میری جان ہے وہ اب اس وقت جنت کی نہروں میں ہے اور اس میں غوطے لگا رہا ہے ۔ یَنْغَمِسُ فِیْھَا اور تم اس کے بارے میں ایسا خیال کر رہے ہو ۔

تو اس میں ایک تو یہی ثبوت ہے کہ حد لگائی گئی ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اور بالغ آدمی بلکہ شادی شدہ آدمی زنا کرے تو اس کی حد سنگسار ہے ۔ ایک مسئلہ یہ بھی معلوم ہوا کہ کوئی بھی گناہ انسان سے ہو جائے یہ نہیں ہے کہ وہ اسے کسی سے ظاہر کرے ، بلکہ اگر اللہ تعالیٰ نے اس گناہ کو چھپا لیا ہے تو اسے بھی چھپائے رکھنا چاہیے ، کیونکہ چھپنا جو ہے کسی بات کا یہ خدا کا انعام ہے ، ورنہ نہیں چھپتی پھیلتی چلی جاتی ہے کھل جاتی ہے بات ۔ اسے چھپائے رکھنا یہ خدا کا انعام ہے ، تو اس کے بجائے کیا کرے استغفار کرے ۔ اب ان کو یہ مسئلہ تو معلوم تھا اور ان دونوں صحابیوں نے اپنی گفتگو میں یہی بات کہی ، لیکن اس کے بارے میں ایک جملہ سخت یہ کہہ دیا کہ کتے کی طرح سے اس کو مارا گیا ۔ پہلی بات تو ٹھیک تھی ان کی کہ اس نے یہ غلطی کی ۔ جب اللہ نے اس کے اوپر پردہ رکھا تھا تو اسے پردہ کھولنے کی ضرورت نہیں تھی ۔ استغفار کرتا رہتا ، پچھتاتا رہتا زندگی بھر ، تو جتنا پچھتاتا ، جتنا استغفار کرتا اللہ کی رحمت اتنی ہی بڑھ جاتی ، مگر ساتھ ساتھ یہ جملہ آگیا تھا کہ ذلیل ہو کے مارا گیا ۔ کتے کی موت مارا گیا ، یہ کتے کی موت مارا گیا جو ہے یہ ایک ایسے شخص کو کہ جس کی موت کی وجہ صرف اس کا ایمان ہوا ہے اسے یہ کہنا یہ بڑی غلط بات ہے ، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ پسند نہیں آیا کہ جو آدمی اسطرح سے اس قدر شدید سزا کو ترجیح دے رہا ہے آخرت کے عذاب پر تو اس کا یہ بھی تو اندازہ کرو کہ اس کے دل میں ایمان کتنا ہے ۔ کتنا بڑا مومن ہے وہ ، اس سے نظر تم نے ہٹالی ۔ اور صرف اس چیز پہ نظر رکھی کہ یہ اسطرح سے مرا ، تو تم نے جو یہ ذہن میں لاکر زبان سے ادا کیا تو یہ بہت بڑا گناہ بن گیا اور ایسے ہی ہو گیا جیسے زندہ کا گوشت کھاتا ہے ۔

اور یہ غیبت ایسی بُری ہے لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا جیسے کسی مسلمان بھائی کا گوشت کھا رہا ہو مردار کا ۔ اور یہاں یہ ہے کہ اس سے بھی شکل کھانا ہوا کہ گدھا جو سڑ چکا ہے اس کا گوشت گویا کھا رہا ہے وہ آدمی جو مردے کی غیبت

(بقیہ بر صہ ۳۷)

پیٹ سے جونسل چلی ہے اس میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے ہیں۔ ایسا تابعی کہ جس کے قول کو محدثین سند کے طریقے پر پیش کرتے ہیں۔ ایسا انسان اس لڑکی کے پیٹ سے جو رشتہ چلا ہے ـــــ جو سلسلہ چلا ہے اس سے پیدا ہوئے ہیں تو یہ ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عورت کو اختیار کرو دین دیکھ کر کے۔ اب تو زمانہ یہ ہے کہ اگر کسی گھر میں لڑکی انتہائی عفت، حیا کے ساتھ، صرف قرآن کی تعلیم کے ساتھ زندہ ہے تو وہ گھر کی لڑکیاں اپنی عمر کو گنوا رہی ہیں۔ رشتے میسر نہیں ہیں اور وہ بے حیا لڑکیاں جو بے پردہ سرِ راہ بازاروں کے اندر پھرتی ہیں ان کو اختیار کرنے کے لیے لڑکے تیار ہیں، لیکن خاندانوں کے اندر ان لڑکیوں کی کوئی قدر نہیں کرتے۔ کہاں سے خدا کی رحمت اتر جائے؟

○

(بقیہ : درسِ حدیث)

کر رہا ہے وہ اتنے بڑے گناہ میں مبتلا ہے اور پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی توبہ کی فضیلت بتلائی ہے کہ انہیں بلا تاخیر کے جنت میں داخلہ مل گیا۔ ممکن ہے کہ بلا حساب ہی داخلہ ہو گیا ہو، کیونکہ اس نے بہت تکلیف یہاں اٹھائی اور وہ اقرار کرتا ہی ہوا یہاں سے رخصت ہوا وہ استغفار کرتا ہوا ہی رخصت ہوا۔ ممکن ہے اس کا حساب ہی نہ ہوا ہو اور اس کو اللہ تعالیٰ نے پسند فرمایا ہو اور جو پسند آجائے اللہ کو تو جتنا چاہے اللہ بڑھا دے اسے اور جو چاہے اسے عطا فرما دے۔ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے اصلاح فرمائی ہے ان کی کہ ایسے مسئلے کی بات تو ٹھیک ہے کہ آدمی کو چاہیے یہی کرنا، لیکن اگر ایسا موقع ہو اور اس طرح سے کوئی آدمی کر رہا ہو اور سزا پا رہا ہو اور آخرت میں جا رہا ہو اس کے بارے میں بدزبانی کی گنجائش کوئی نہیں رہتی۔

اسے بُرے الفاظ سے یاد نہیں کیا جا سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین کی سمجھ اور اس کی حکمتیں اور اس کا علم عطا فرمائے۔ آمین۔